نوٹوں والا ہار پہننا، بنانا اور بیچنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میری پھول وغیرہ بیچنے کی دُکان ہے، تو ہم پھولوں کے ہار بھی بیچتے ہیں اور نوٹوں، پیسوں والے ہار، جن میں دس، بیس، پچاس سو والے نوٹ لگے ہوتے ہیں، اس طرح کے ہار بھی شادی بیاہ میں پہنے جاتے ہیں، تو اس حوالے سے ہماری رہنمائی فرمادیں کہ پیسوں والے ہار بنانا، بیچنا شرعاً جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی حکم یہ ہے کہ پیسوں والا ہار گلے میں پہننا ناجائز و گناہ ہے، اس وجہ سے اس طرح کے ہار بنانا اور بیچنا بھی شرعاً ناجائز ہے۔

مسئلے کی تفصیل کے لیے یہ تمہید ذہن نشین کر لیجیے کہ جس طرح جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا، ناجائز و گناہ ہے، اسی طرح جاندار کی تصویر کی تعظیم کرنا یا اعزاز و اکرام والی جگہ پر رکھنا بھی ناجائز ہے اور نوٹوں میں بھی جاندار کی تصویر ہوتی ہے، جس کو گلے میں لٹکانا اگرچہ تصویر کی تعظیم کی نیت نہیں ہوتی، لیکن یہ حاملِ صنم (یعنی بُت اٹھانے والے) کے ساتھ مشابہت ہے اور تصویر کی تعظیم میں ہی شمار ہوتا ہے، جس وجہ سے فقہائے کرام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اگر پیسوں پر تصویر بنی ہو، تو وہ پیسے گلے میں نہیں لٹکا سکتے، لہٰذا تصویر کی تعظیم اور حاملِ صنم (بُت اٹھانے والے) کی مشابہت کی وجہ سے نوٹوں اور پیسوں والے ہار گلے میں پہننا ناجائز و گناہ ہے۔

اور شریعتِ اسلامیہ کا یہ بنیادی اصول ہے کہ جس چیز کا استعمال جائز نہیں یا اس کا مقصودِ اعظم گناہ ہو، تو اس چیز کا بنانا، بیچنا بھی ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ یہ گناہ پر مدد کرنا ہے، جبکہ ہمارا خوبصورت مذہبِ اسلام جس طرح گناہ سے روکتا ہے، اسی طرح گناہ پر مدد کرنے سے بھی روکتا ہے، اسی وجہ سے تصویر والے لباس، سونے کی مَردانہ انگوٹھی بنانے اور بیچنے کو

ناجائز قرار دیا گیا اور نوٹوں والے ہار کا اصل اور بنیادی مقصد بھی فقط گلے میں پہننا ہی ہوتا ہے، اس کے علاوہ اس کا کوئی اور مصرف نہیں ہوتا، تو یوں اس کا مقصودِ اعظم بھی فقط گلے میں پہننا متعین ہوا، جو ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا نوٹوں اور پیسوں والا ہار بنانا اور بیچنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔

نوٹوں والا ہار پہننے کی ممانعت سے متعلق دلائل :

تصویر بنانے پر عذاب کے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں : "سمعت النبي صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد الناس عذابا عند اللہ یوم القیامۃ المصورون" ترجمہ : میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب میں تصویر بنانے والے ہوں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ، جلد 2، صفحہ 880، مطبوعہ کراچی)

جس کپڑے میں جاندار کی تصویر بنی ہو، وہ کپڑا پہننا بھی ناجائز و گناہ ہے، چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور "الھدایہ" میں ہے : "ولو لبس ثوبا فیه تصاویر یکرہ لأنه یشبه حامل الصنم" ترجمہ : اگر ایسا کپڑا پہنا جس میں تصویر بنی ہو، تو یہ مکروہ ہے، کیونکہ یہ حاملِ صنم (بُت اٹھانے والے) کے مشابہ ہے۔ (الھدایہ، جلد 1، صفحہ 65، مطبوعہ بیروت)

اور یہ حکم نماز و غیر نماز دونوں صورتوں میں ہے اور مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے، چنانچہ بحر الرائق میں ہے : "(و لبس ثوب فیه تصاویر) لانه یشبه حامل الصنم فیکرہ. وفي الخلاصة: وتکرہ التصاویر علی الثوب صلی فیه أو لم یصل اھ. وھذہ الکراھة تحریمیه" ترجمہ : تصویر والا کپڑا پہننا مکروہ ہے، کیونکہ یہ بُت اٹھانے والے کے مشابہ ہے، خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے کہ کپڑوں پر تصاویر بنانا مکروہ ہے، چاہے اس میں نماز پڑھی جائے یا نہ پڑھی جائے اور یہ کراہت تحریمی ہے۔ (البحر الرائق، جلد 2، صفحہ 29، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

کپڑے کے علاوہ بھی کسی چیز میں تصویر بنی ہو تو یہی حکم ہے، چنانچہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے : "ویکرہ أن یلبس المسلم شیئا من السلاح فیه صورۃ إنسان أو طیر" ترجمہ : مسلمان کے لیے مکروہ ہے کہ وہ ایسا اسلحہ لٹکائے، جس میں انسان یا پرندے (یعنی جاندار) کی تصویر بنی ہو۔ (فتاویٰ قاضی خان، کتاب السیر، جلد 3، صفحہ 498، مطبوعہ کراچی)

گلے میں تصویر والے پیسے لٹکانے کی ممانعت سے متعلق خزانۃ الاکمل میں ہے: "ولا باس بحمل دراهم عليها تماثيل و يكره ان يعلق في الاعناق "ترجمہ: جن دراہم میں تصویر بنی ہو، ان کو اٹھانے میں حرج نہیں ہے، البتہ ان کو گردن میں لٹکانا مکروہ ہے۔ (خزانۃ الاکمل فی فروع الفقہ الحنفی، جلد3، صفحہ 476، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تصویر کی تعظیم کی نیت نہ بھی ہو، لیکن وہ فعل تعظیم والا ہو، تو بھی ناجائز ہے، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم و قابل احترام نہ مانا۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ 640، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

روپے پیسوں والے ہار سے متعلق فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: "روپیہ کا مالا پہنانا یہ بھی حرام ہے۔" (فتاویٰ فقیہ ملت، جلد2، صفحہ 341، شبیر برادرز، لاہور)

اسی طرح فتاویٰ تاج الشریعہ میں ہے: "نوٹوں کا ہار ڈالنا شرعاً منع ہے، کیونکہ اس میں جاندار کی تصویر کی تعظیم ہوتی ہے۔" (فتاویٰ تاج الشریعہ، جلد4، صفحہ 61، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، لاہور)

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء میں ہے: "نوٹوں کا ہار بھی ناجائز ہے کہ ہار صرف پھول ہی کا جائز ہے۔۔۔ نوٹوں کا ہار پہنانے کی رسم ناجائز ہے، اس لیے ان سے بچیں۔" (فتاویٰ مرکز تربیت افتاء، جلد2، صفحہ 379، مطبوعہ فقیہ ملت اکیڈمی)

نوٹوں والا ہار بنانے اور بیچنے کی ممانعت سے متعلق دلائل:

گناہ پر مدد نہ کرنے کے حوالے سے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ(2)﴾ ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔ (پارہ6، سورۃ المائدۃ، آیت 2)

اس آیت کی تفسیر میں امام ابو بکر احمد الجصاص رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ نهي عن معاونة غيرنا على معاصي الله تعالى ترجمہ: آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (احکام القرآن، جلد2، صفحہ 429، مطبوعہ کراچی)

مرد کے لیے لوہے تانبے وغیرہ کی پہننے کی حرمت ثابت کرنے کے بعد علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ اس کی بیع کا حکم بیان کرتے ہوئے درمختار میں فرماتے ہیں: "فاذا کراھۃ لبسھا للتختم ثبت کراھۃ بیعھا وصیغھا لمافیہ من الاعانۃ علی مالا یجوز وکل ماادی الی مالا یجوز لا یجوز" ترجمہ: پس (سونے، لوہے، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی کے متعلق) جب ثابت ہوگیا کہ (مردوں کے لئے) اسے پہننا مکروہ (تحریمی) ہے، تو اسے بنانا اور بیع کرنا بھی مکروہ ہے، کیونکہ اس میں ایسے کام پر مدد ہے جو جائز نہیں اور ہر وہ کام جو ناجائز کی طرف لے جائے، وہ جائز نہیں ہوتا۔" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد 9، صفحہ 595، مطبوعہ کوئٹہ)

جس چیز کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، ایسی چیز بیچنے سے متعلق شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جد الممتار میں فرماتے ہیں: "ما کان مقصودہ الاعظم تحصیل معصیۃ معاذ اللہ تعالی کان شراؤہ دلیلا واضحا علی ذلک القصد فیکون بیعہ اعانۃ علی المعصیۃ" ترجمہ: جس چیز کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، معاذ اللہ تعالیٰ! تو اس کا خریدنا گناہ کے قصد پر واضح دلیل ہے، تو اس چیز کا بیچنا گناہ پر مدد کرنا ہے۔ (جد الممتار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد 7، صفحہ 76، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اس حوالے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اصول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "یہ اصل کلی یاد رکھنے کی ہے کہ بہت جگہ کام دے گی۔ جس چیز کا بنانا، ناجائز ہوگا، اسے خریدنا، کام میں لانا بھی ممنوع ہوگا اور جس کا خریدنا، کام میں لانا منع نہ ہوگا، اس کا بنانا بھی ناجائز نہ ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 464، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کپڑوں پر تصویر سے متعلق فتاویٰ رضویہ میں ہے: "جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں: جو تصویر دار کپڑے بنائے بیچے، اس کی گواہی مردود ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 560، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 567، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بیع اسی کی جائز ہے، جس کا استعمال جائز ہے، چنانچہ فتاویٰ اجملیہ میں ہے: "جوازِ بیع کا مدار شے کے مباح الانتفاع ہونے پر اور عدم جواز بیع کا حکم اس کے غیر مباح الانتفاع ہونے پر موقوف ہے۔" (فتاویٰ اجملیہ، ج 03، ص 468، شبیر برادرز، لاھور)

مذکورہ بالا بحث اور تمام جزئیات سے ثابت ہوگیا کہ نوٹوں والا ہار پہننا ناجائز ہے، لہٰذا یہ ہار بنانا اور بیچنا بھی ناجائز و گناہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-2841

تاریخ اجراء: 13ربیع الثانی 1447ھ/07اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net